قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

طلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

اتکفر خلفاء النبی تجاسرا
وان کنت قد ساءتک امر خلافتہ
فبا ذنہ قد وقع ما کان واقعا
وما استخلف اللّٰہ العلیم کذا اھل
وقضیت امور خلافتہ موعودۃ

اتلعن من ھو مثل بدر منور
فحارب ملیکا اجتباھم کمشتر
فلا تبتک بعد ظھور قدر مقدر
وما کان رب الکائنات کمھتر
وفی ذالک آیات لقلب مفکر
(مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط وکتابت بنیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور
کے پتہ پر ہو
چندہ غیر ممالک سے

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۲ | مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۲۱ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ صاحب کو زکام سے آرام ہے مگر ابھی طبیعت صاف نہیں ہوئی۔

(ب) حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا ہے۔ کہ سوئیٹزرلینڈ میں ۲۳ گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔ روزوں کی نسبت کیا حکم ہے۔

(ج) مبلغین نے پوچھا تھا۔ کہ ہم سفر میں رہتے ہیں۔ روزوں اور قصر کا کیا حکم ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ سفر چھوٹا کر دو۔ روزے برابر رکھو۔ اور یہ آپ لوگوں کا فرض منصبی ہے۔ اس لئے آپ سفر پر نہیں سمجھے جا سکتے۔

(۲) حافظ روشن علی صاحب رتمل۔ رجوعہ۔ پھیلاں سے دورہ کرتے ہوئے ۲۰-۲۱-کو لسیرور جائیں گے۔ (ب) مفتی محمد صادق صاحب کلکتہ سے ڈیرہ گڑھ جاتے ہیں شاید مباحثہ بھی ہو۔ (ج) پوڑانوالہ میں جلسہ رمضان کے بعد کیلئے ملتوی ہوا۔ (د) راجپوتانہ میں ہمارے مبلغ صاحب خوب کام کر رہے ہیں۔ (ہ) غیر احمدیوں کی بیعت کے بہت سے خطوط آ رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ ہر نمبر میں بعنوان جدید بیعت دیکھتے ہیں۔

تازہ خبریں

۱۔ جناب احسان شاہجہانپوری مشہور شاعر نے وفات پائی۔

ریاست فریدکوٹ میں ½ ۷ لاکھ کے غبن کا اشتباہ ہے خزانچی ریاست سے فرار ہے۔

میونسپل کمیٹی آگرہ نے حکم دیا ہے کہ کسی قسم کے جلسہ کے لئے ۱۵ روز پہلے ڈی۔سی کو اطلاع چاہئے۔ کیا محفل میلاد ومجالس وعظ کے لئے بھی؟

عدل جہانگیری کے عنوان سے ایک نظم چھپ رہی ہے۔ یہ واقعہ تاریخی لحاظ سے غیر معتبر بلکہ غلط ہے۔

(واشنگٹن ۱۳ جولائی) ہوئرٹا بتائید سینیٹر کاربہ حال وزیر خارجہ پریزیڈنسی سے مستعفی ہونے پر آمادہ ہے۔

لارنس کارخانہ سن کلکتہ کے اڑھائی سو آدمیوں نے ایکسے کام بند کر دیا ہے۔ بنیجر نے بعض آدمیوں کو موقوف کیا تھا جس پر ناراض ہو کر مزدوروں نے سٹرائک کر دی۔ کارخانہ بند ہے۔

سخت بارشوں سے اودھ روہیلکھنڈ کی پٹڑی لائین کی جگہ سے ٹوٹ گئی۔ چار دنوں میں اس کی مرمت ہو جائیگی۔

دو مارکونی انجینیر بمبئی پہنچے ہیں۔ جو پونا میں امپیریل بے تار کے سلسلہ کی کڑی تعمیر کریں گے ہندوستان کا سٹیشن کرکی میں ہوگا۔ جسکی تعمیر میں دو سال صرف ہونگے۔

امپائر بنک کے ڈائرکٹروں نے کاروبار بند کر دینے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ بنک کی چار شاخیں ہیں۔ صدر مقام لاہور میں ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب ۲۴ جولائی یوم سہ شنبہ کو سات بجے صبح کے لاہور پہنچے۔ جمعہ کی صبح تک یہاں قیام فرمادیں گے۔

یونان اور ٹرکی نے سوئیٹزرلینڈ سے درخواست کی ہے۔ کہ ٹرکی

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب بنیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

الاخبار و الآراء

لیڈی ہارڈنگ کی وفات حسرت آیات

لیڈی ہارڈنگ پر انگلستان میں عمل جراحی کی خبر شایع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ ہر اکسیلنسی نے ہفتہ کے روز وفات پائی۔ یکشنبہ ڈیڑھ بجے رات کے یہ تار کلکتہ پہنچا۔ یوروپین اور ہندوستانی دو کمیونیٹوں کو اس خبر سے صدمہ پہنچا۔ لیڈی موصوفہ بہت مخیر اور نیکدل تھیں۔ اور طبقہ نسوان کی بہی خواہ۔ اس حادثہ میں حضور وائسرائے بالقابہ نہایت ہمدردی کے مستحق ہیں ✣

ہوم رول کی ترمیم کب تک ہوگی

لنڈن ۱۰ جولائی دیوان خاص میں ہوم رول کی ترمیم کا مسودہ کمیٹی کے مرحلہ سے پاس ہوگیا ہے۔ تیسری خواندگی ۱۴ ماہ حال کو پاس ہوگی جس کے بعد یہ مسودہ دیوان عام میں واپس کر دیا جائے گا۔ مگر اندیشہ ہے کہ مالی کاروبار کی کثرت کی وجہ سے وہاں اس پر ماہ اگست سے پیشتر غور ہو سکے گی ✣

ستیارتھ پرکاش کی نظر ثانی کی ضرورت

اس عنوان سے ارجن لکھتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک لیڈنگ آرٹیکل اس امر کے متعلق لکھا تھا کہ سوامی دیانند سرستی کی ستیارتھ پرکاش کا تازہ ایڈیشن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب چھپوانا چاہتی ہے مگر ضرورت ہے کہ چھپوانے سے پہلے چند ودوان نظر ثانی کر کے اس کی وہ سینکڑوں غلطیاں جو سمانت کی بڑی فاش غلطیاں ہیں۔ اور جو مترجموں اور پروف ریڈروں وغیرہ سے رہ گئی ہیں (اس فقرے میں دراصل ضرورت اصلاحی کو چھپایا گیا ہے ورنہ ترمیم اسی قسم کی مقصود ہے جیسی انجیلوں میں آئے دن ہوتی رہتی ہے۔ صرف قرآن مجید ہی کو یہ بات حاصل ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ یعنی کسی زمانہ کے حالات قرآن مجید کے معانی کو بدل نہیں سکتے ✣

مسیح موعود کی پیشگوئی کی تصدیق

جالندھر اور اس کے گرد و نواح میں کئی دن تک زور کی بارش ہونے سے ریلوے سٹیشن امیر اور ڈھلوان کے درمیان میلوں تک پانی ہی پانی ہو گیا۔ بہت سے گاؤں پانی سے محصور ہیں۔ اور ہمندر کے درمیان جزیرے سے معلوم دیتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے مکانوں تک نہیں پہنچ سکے۔ دریائے بیاس سے آگے ایک پل ٹوٹ گیا ہے۔ جس کے باعث ٹرینوں کی آمد و رفت میں دیری ہوئی۔ ایک انجن اور ایک ڈاک گاڑی کو نقصان پہنچنے سے عین وقت پر بچا لیا گیا۔ سڑک کلاں میلوں تک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ لوہیاں فیروزپور لائین۔ ہوشیار پور شلخ۔ نکودر لائین۔ ملک وال ہرن پور لائین کو بہت نقصان پہنچا ہے جس کی مرمت کئی دن میں ہو سکے گی۔ جن مواضعات میں پانی چڑھ آیا ہے۔ اُن میں مویشی جاندار اور اسباب کا سخت نقصان ہؤا ہے ✣

انسانی بالوں کی تجارت

سنگاچل نامی مقام میں جو ضلع وزیگاپٹم میں ہندوؤں کا ایک تیرتھ ہے۔ جہاں یاتریوں کے لئے سر کے بال منڈوانا لازمی ہے۔ ان بالوں کی تجارت شروع ہوگئی۔ اشتہار میں درج ہے۔ کہ ایک فٹ سے کم بال سو من ایک فٹ والے دس من۔ اور ایک فٹ سے دو فٹ تک لمبے بال ۲۰ من فروخت کے لئے موجود ہیں۔ تجارت پیشہ اقوام تجارت کا کوئی موقعہ جانے نہیں دیتیں۔ کسی کو حج کے متعلق یہ خیال نہ آجائے ✣

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا آخری تصفیہ

میسٹر گاندھی کا نتائج پولک وغیرہ کی طرف سے بمبئی میں ایک تار موصول ہؤا ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ جدید قانون سے شکایات کا آخری تصفیہ ہوگیا جس کے لئے جنوبی افریقہ کے ہندوستانی امپریل انڈین اور یونین گورنمنٹوں کے مشکور ہیں۔ نیز وہ ہندوستانی باشندوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں ✣

مسجد کانپور

بہت سے بحث مباحثہ کے بعد مسجد مچھلی بازار کانپور کا نقشہ تغیر و تبدل کے بعد پیش کیا گیا ہے۔ جس سے مقامی افسران کو کوئی اختلاف باقی نہیں رہا۔

امید ہے۔ اب یہ لوگ مان گئے ہونگے۔ کہ ہم نے اس مسجد کے متعلق جو کچھ کہا وہ مناسب نہ تھا۔ اور ناحق کو تقریباً وہی شرائط قبول کریں۔ جو گشت و خون کے سوا بھی گورنمنٹ سے ملتی تھیں۔

> آنچہ دانا کند کند نادان
> لیک بعد از ہزار رسوائی

عجیب و غریب الزام

۱۰ جولائی کو عدالت پولیس کمانڈر سٹریٹ کلکتہ میں اکبر حسین دکاندار نے راجہ مکیشادر اور اس کے پرائیویٹ سکرٹری کے خلاف حملہ و حبس بیجا کا استغاثہ دائر کیا۔ دوسری طرف سے راجہ کی طرف سے اس پر مداخلت بیجا کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اکبر حسین نے درخواست میں ظاہر کیا ہے۔ کہ پولیس نے اُس کی رپٹ درج کرنے کی بجائے مجھے پانسے روپیہ لیکر مقدمہ رفع دفع کرنیکا مشورہ دیا۔ اور دھمکیاں دیں اور یہ کہ مجھے رانی کی تعشق آمیز چٹھیاں موصول ہوتی تھیں۔ جب رانی مجھے بلاتی تھی۔ تو میں راجہ کے گھر ساڑیاں اور دیگر پارچات لیکر جاتا تھا۔ ایک روز راجہ کے نوکر اندر لے گئے جو رانی کے خطوط میرے نام لایا کرتا تھا۔ تین مرتبہ مجھ سے آکر کہا کہ رانی بلاتی ہیں۔ جب میں رات کو راجہ کے گھر گیا۔ تو بعض آدمی مجھے پکڑ کر اندر لے گئے۔ اور مجھے بیرحمی سے زد و کوب کیا۔ پولیس مجھے ہسپتال میں لے گئی۔ جہاں میں نے سول سرجن اور میجسٹریٹ کو اس تمام کیفیت سے اطلاع دی۔ اور کمشنر پولیس ڈپٹی کمشنر پولیس اور صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری کو بھی چٹھیاں لکھیں۔ مگر انھوں نے اس بارہ میں مطلق تفتیش نہ کی۔ مجسٹریٹ نے اکبر حسین کا بیان قلمبند کر کے مقدمہ ملتوی کر دیا ✣

چڑیا گھر کی فیس

گورنمنٹ چڑیا گھر میں وسیع اصلاحات کر رہی ہے۔ اس نے میونسپل کمیٹی کو لکھا تھا۔ کہ اگر وہ اٹھارہ سو روپیہ کے سالانہ وظیفہ میں اضافہ کر سکے۔ تو چڑیا گھر دیکھنے والوں پر فیس لگادی جائے۔ میونسپلٹی نے تین ہزار روپیہ سالانہ اعانت اس شرط پر منظور کی۔ کہ چڑیا گھر دیکھنے والوں پر فیس نہ لگائی جائے۔ واقعی ایسے مقامات میں فیس پسندیدہ نہیں۔

مسلم یونیورسٹی کے لئے چار لاکھ چندہ

پنجاب پراونشل کمیٹی کے تمام آمدنی و خرچ کا حساب پیش کیا گیا معلوم ہؤا۔ کہ قریباً پونے چار لاکھ روپیہ کل صوبہ پنجاب سے مسلم یونیورسٹی فنڈ کے لئے جمع ہؤا ہے کل روپیہ ۶ ہزار کے قریب خرچ ہؤا۔ اڑھائی ہزار روپیہ بابت اخراجات آرائش و مہمانداری وغیرہ۔ اور قریباً اٹھارہ سو روپیہ تنخواہ دفتر و سفیران ادا کیا۔ اور جو علیگڈھ سے پنجاب میں کام کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ باقی صرف اٹھارہ سو روپیہ صوبہ کے دفتر کا ہر قسم کا خرچ ہؤا۔ صوبہ پنجاب کیطرف سے حضور وائسرے ہند کی خدمت میں مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن میں شریک ہونے کیلئے آٹھ صاحبان کا انتخاب ہؤا ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۶ر جولائی سنہ ۱۹۱۴ء

مسئلہ حج کے متعلق نئی تجاویز

نمبر ۲

ان مضامین میں جو کہ الفضل نے شائع کئے تھے یہ بتایا گیا تھا کہ کس طرح جدہ پہنچکر اکثر حجاج کو روپیہ کے کم ہو جانے کی وجہ سے کفایت شعاری کا فکر دامنگیر ہوتا ہے۔ اور بعض ضعیف آدمی جدہ سے مکہ تک کے چالیس میل کے مشکل راستہ پر بوجہ قلت خرچ پا پیادہ چلنے کے سبب مکہ پہنچنے سے پہلے ہی بیمار ہو جاتے ہیں۔ پانی کی کم یابی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے جان لبوں پر آجاتی ہے۔ اور ان تکالیف اور صعوبتوں کو برداشت کرکے مکہ میں پہنچنے پر ٹھہرنے کے لئے آسانی سے مکان کے میسر نہ آنے اور گلیوں و کوچوں میں پڑے رہنے اور وہیں قضائے حاجت کرنے اور خلقت کے ہجوم اور غلاظت کی کثرت کی وجہ سے وبائی امراض نہایت سختی سے پھوٹ پڑتی ہیں۔ اور حج سے پہلے ہی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں حاجی فرشتۂ اجل کو لبیک کہتے ہیں۔ پھر اشیاء کی گرانی کی وجہ سے اور بھی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ بیماری کے اخراجات اکثر حجاج برداشت نہیں کر سکتے۔ اور مکان والے بھی اس خوف سے کہ انکی تیمارداری پر روپیہ خرچ ہوگا۔ ان کو نکالکر باہر گلیوں میں پھینک دیتے ہیں۔ سینکڑوں غریب الوطن اپنے خویش و اقارب اور وطن سے دُور فرش خاک پر ایڑیاں رگڑتے رگڑتے جان دے دیتے ہیں۔ اور جو اپنی سخت جانی کی وجہ سے ان مصائب سے بچ بھی رہیں وہ کرایہ نہ ہونے کی صورت میں ایک بے بال و پر پرندے کی طرح جدہ میں پڑے تڑپتے ہیں۔ اور اگر کرایہ پاس ہو بھی تو جدہ میں بر وقت جہاز نہ ملنے کی وجہ سے نہایت حسرت و اندوہ میں اپنے دن گذارتے ہیں۔ اور اس روپیہ میں سے جسے وہ بمشکل واپس وطن پہنچنے کے لئے کافی خیال کرتے ہیں۔ جب ان کو کچھ رستم کھانے پینے پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ تو ان کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ اسے دوسرے لوگ بہت کم سمجھ سکتے ہیں۔ پھر جب جہاز آتا ہے۔ تو جائے تنگ است و مرداں بسیار کا معاملہ ہوتا ہے۔ اور ٹکٹ لینے کے لئے جہازی کمپنیوں کے ادنےٰ سے ادنےٰ ملازم کے آگے اس جبین کو جو صرف خداوند تعالیٰ کے سوا اور کسی کے آگے نہ جھکنی چاہیئے جس وقت ایک حاجی جھکاتا ہے اور دست بستہ سوال کرتا ہے تو یہ کوئی معمولی نظارہ نہیں ہوتا۔ جو کسی انسان کے دل کو پگھلا دینے کے لئے کافی نہ ہو۔ ان واقعات کے بیان کرنے کے بعد ہمیں امید تھی کہ مسلمان گورنمنٹ بمبئی کی تجاویز پر ٹھنڈے دل سے غور کرکے اور گورنمنٹ کی تجاویز میں حد امکان تک مددگار ہو کر ہزاروں انسانوں کو ان تکالیف سے نجات دلانے کا موجب ہو نگے۔ ان مضامین میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ مسلمانوں کو ان تجاویز سے کس طرح مستفیض ہونا چاہیئے۔ اور بجائے گورنمنٹ کی مخالفت کرنے کے اس کے سامنے ان تجاویز کو پیش کرنا چاہیئے جو ان کے خیال میں مفید ہو سکتی ہوں اور جن سے حجاج کی تکالیف جو کہ واقعہ میں نہایت المناک اور روح فرسا ہیں۔ دور ہو سکیں۔ اور اگر گورنمنٹ کی تجاویز میں مذہبی دست اندازی کا بھی کوئی شائبہ پایا جاتا ہو تو اس کی طرف بھی گورنمنٹ کو ادب کے ساتھ توجہ دلائی جائے تاکہ گورنمنٹ مسلمانوں کے مذہبی نقطہ خیال سے ان میں تغیر و تبدل کر دے۔ اس کے بعد جو تجاویز حجاج کی تکالیف کے کم کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوئیں لکھی گئی تھیں۔ جن کی تعداد ۱۲ تھی۔ ہمنے یہ تمام پرچے بذریعہ رجسٹری حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجدئے تھے جس کے جواب میں انھوں نے بذریعہ اپنے پرائیویٹ سکرٹری ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع دی تھی کہ وہ تمام پرچے اس محکمہ میں بھیجدئے گئے ہیں۔ جس کے سپرد حجاج کی تکالیف پر غور کرنے کا کام ہے۔ یہاں ہم ان تجاویز کا خلاصہ جو الفضل کی طرف سے پیش کی گئی تھیں۔ پھر درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین ان سے واقف ہو جائیں (۱) حاجیوں کے لئے واپسی ٹکٹ کی قید لگانی ضروری ہے (۲) نادار حاجیوں کے رد کرنے کا اختیار نہ کسی افسر کو دیا جائے اور نہ کسی کمیٹی کو اور جبکہ واپسی ٹکٹ لازمی کر دیا جائیگا۔ تو پھر کسی کو رد کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ حج کے لئے وہی جا سکیگا جو کہ آمد و رفت کا کرایہ پیشگی ادا کریگا (۳) اگر گورنمنٹ کسی ایک جہاز راں کمپنی کو حاجیوں کے سوار کرنے کے لئے ٹھیکہ دے تو اس سے مسافروں کے آرام و آسایش کے متعلق شرائط طے کرکے معاہدہ کر لینا بہت بہتر ہوگا۔ کیونکہ موجودہ صورت میں حاجیوں کے آرام کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اسلئے انہیں بہت تکالیف اُٹھانی پڑتی ہیں (۴) گورنمنٹ کسی ایک کمپنی کو ٹھیکہ دینے سے کم از کم ایک سال پہلے ٹھیکہ کا اعلان کر دے تاکہ اس عرصہ میں مختلف کمپنیوں کو اپنی خدمات پیش کرنے کا موقعہ مل سکے کیونکہ ممکن ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں صرف ایک ہی کمپنی انتظام کر سکی ہو لیکن جب انہیں کافی وقت غور و خوض اور انتظام کرنے کا مل جائیگا۔ تو دوسری کمپنیاں بھی اس میں حصہ لینے کے قابل ہو سکینگی۔ اور مقابلہ کی وجہ سے کرایہ میں بہت کچھ تخفیف ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ بمبئی پرشین سٹیم نیویگیشن کمپنی کی مقرر کردہ شرح میں گو اس قدر اضافہ نہیں ہے جس کو حد سے بڑھا ہوا کہا جا سکے تاہم دوسرے ممالک میں لیجانیوالی کمپنیوں کی شرح سے زیادہ ہے اسلئے اس میں کمی ہونی چاہیئے (۵) گورنمنٹ اس کمپنی سے یہ شرط لکھوائے کہ حج کے موقعہ پر وہ باقاعدہ اوقات مقررہ پر جہاز چلانے کی ذمہ دار ہو تاکہ حاجی اس فضول خرچ سے جو انہیں جہاز نہ ملنے کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بچ جائیں (۶) اس کمپنی کا فرض ہو کہ وہ عمدہ اور ضروریات کو پورا کرنیوالے جہاز مہیا کرے (۷) یہ شرط بھی کی جائے کہ جہازوں کی رفتار موجودہ رفتار سے تیز ہو۔ کیونکہ زیادہ دن لگنے کی وجہ سے سفر حج لمبا ہو جاتا ہے جس سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے اور خاصکر عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے (۸) جہازوں میں مسافروں کی صحت کا بھی خیال رکھا جائے آجکل جہاز ایسی بے ترتیبی اور بے پروائی سے بھر دئے جاتے ہیں کہ چلنے پھرنے کے لئے بھی جگہ نہیں رہتی اور کثرت سے مسافروں کو جہاز میں ٹھونس دینے سے وبا پھوٹتی ہے اسی لئے پانچ سات سے لے کر چالیس پچاس تک مسافر تو ایک جہاز میں ہی لقمہ اجل ہو جاتے ہیں (۹) ایک کمیٹی سربرآوردہ مسلمانوں کی بنائی جائے جو کہ حجاج کی تکلیف کو معلوم کرکے ان کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کو پیش کرتی رہے اور گورنمنٹ کے حکام اس کو تکالیف کی تفتیش کرنے میں آسانیاں بہم پہنچائیں (۱۰) جو حاجی لاوارث فوت ہو جائے۔ یا ایک سال تک اپنے ٹکٹ کی قیمت کا مطالبہ نہ کرے تو کمپنی اس کے باقیماندہ روپیہ کو مذکورہ بالا انجمن کے حوالہ کر دے جو کہ حاجیوں کے آرام میں اسے صرف کرے (۱۱) اس کمپنی کا ایک افسر جدہ میں متعین کیا جائے جو کہ حاجیوں کی مشکلات کے دور کرنے میں مدد دے کیونکہ بیچارے غریب حاجیوں میں اتنی جرأت ہی نہیں ہوتی کہ انصاف طلبی

دعوت الی الخیر

بنگالہ میں تبلیغ

مفتی صاحب کا خط

مرشدنا و مہدینا حضرت فضل عمر ایدکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اور حضور کے بدخواہوں کو ذلیل و ہلاک کرے۔ یہ عاجز حضور کی دعاؤں سے بہرہ مند ہوتا ہوا تبلیغ کے کام میں مصروف ہے کمرہ علیحدہ لیا گیا ہے۔ ایک ماہ کا کرایہ پیشگی دیا گیا۔

کل اتفاقاً ایک روسی عالم سے ملاقات ہوئی۔ جو ہندوستان میں آیا ہے تاکہ پرانی کتابیں دیکھے۔ اور صوفیاء کے حالات معلوم کرے۔ اس نے خاص ملاقات کے واسطے وقت مقرر کیا ہے۔ اسے انشاء اللہ تبلیغ کی جائے گی۔ اور سلسلہ احمدیہ سے اطلاع کی جائے گی۔ ممکن ہے کہ ملک روس میں تبلیغ سلسلہ کی راہ نکل آئے۔ بعد ملاقات مفصل رپورٹ عرض خدمت کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک مولوی صاحب ملے۔ ص۔ جناب کا اسم شریف؟

م۔ ابو موسیٰ۔

ص۔ خوب۔ آپ پر علماء نے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا؟

م۔ (تعجب سے) کیوں؟ کسواسطے؟ میں نے کیا کیا ہے؟

ص۔ آپ موسیٰ کے باپ بن بیٹھے۔

م۔ (بہت ہنسے اور کہا) ہیں۔ پہلے بھی ابو موسیٰ ہوئے ہیں

ص۔ ہوئے ہوں۔ مگر ہمارے مرشد علیہ الرحمۃ نے تو صرف مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس پر ہی مولوی صاحبان ناراض ہو گئے۔ اور کفر کے فتوے لگا دیئے۔

اسطرح سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ کچھ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہوا۔ اور آئندہ ملاقات کا وعدہ ہوا۔ آدمی نیک اور فہمیدہ نظر آتے ہیں۔

کل ایک اور بنگالی نے نبوت محمدؐ و احمدؑ علیہما الصلوٰۃ والسلام والبرکات کا اقرار کیا ہے۔ یہ پیغام صلح اتحاد کا کام ہے۔

چند مسلمان میری ملاقات کے واسطے میرے مکان پر آئے اور سلسلہ حقہ احمدیہ کی صداقت پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اخیر بہت اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے گئے۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ ہے۔ (Adventist) ایڈونٹسٹ کہلاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح بہت جلد تشریف لانے والے ہیں۔ اور ان کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ان کا عبادت کا دن ہفتہ ہے۔ اتوار نہیں۔ دوسرے تمام عیسائیوں کو اس معاملہ میں غلطی پر سمجھتے ہیں۔ ان کے تین واعظ ایک جگہ اکٹھے ملے۔ مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی۔

ص۔ آپ مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔

و۔ ہاں! بہت جلد۔

ص۔ کیا آپ کوئی تاریخ یا سال مقرر کرتے ہیں؟

و۔ مقرر تو نہیں کر سکتے مگر جلد اس کی آمد ہے۔

ص۔ کیا اس کے آنے کی علامات پوری ہو گئی ہیں؟

و۔ بہت سی علامات ظاہر ہو گئی ہیں۔

ص۔ آپ کیا خیال کرتے ہیں۔ اس کی آمد روحانی ہے یا جسمانی طور پر وہی مسیح آئے گا؟

و۔ وہی مسیح آئیگا۔ بعینہٖ وہی آئے گا۔ مگر اس وقت تو ہمیں فرصت گفتگو نہیں۔ یہ میرا کارڈ ہے۔ آپ وہاں تشریف لائیں۔ بخوشی بات چیت کی جائے گی۔

ص۔ ضرور حاضر خدمت ہونگا۔ کارڈ کے واسطے تھینکس (شکریہ) لیکن اتنی بات ابھی عرض کر دینا پسند کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح نے خود اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کوئی شخص آسمان پر گیا ہوا مانا جاتا ہو۔ اور اس کا دوبارہ زمین پر آنا بھی تسلیم کیا جاتا ہو۔ تو وہ آمد کس رنگ میں ہوا کرتی ہے؟

و۔ کہاں فیصلہ کیا ہے؟

ص۔ انجیل ملاحظہ ہو۔ علمائے یہود کا قصہ موجود ہے جنھوں نے یسوع سے سوال کیا تھا کہ مسیح کے آنے کی علامت تو ہمارے ہاں کتب مقدسہ میں یہ لکھی ہے۔ کہ اس سے قبل الیاس نبی جو آسمان پر چلا گیا تھا۔ دوبارہ زمین پر آئیگا۔ سو اگر آپ مسیح ہیں۔ تو فرمایئے۔ کہ الیاس کہاں ہے؟ تاکہ ہم اس کو دیکھ کر آپ کو شناخت کریں۔ یسوع نے ان کو جواب دیا۔ کہ یوحنا نبی جو جنگل میں وعظ کرتا ہے۔ یہی الیاس ہے۔ یہودیوں نے پھر کہا کہ ہم یوحنا کو جانتے ہیں۔ اس کے ماں باپ کو جانتے ہیں۔ وہ الیاس کیونکر ہوا جو ہمارے سامنے پیدا ہوا۔ اور آسمان سے نہیں آیا۔ یسوع نے کہا۔ کہ الیاس یوحنا کی روح اور طاقت میں آیا ہے۔ جو چاہے اسے مانے اور پھر مجھے قبول کرے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ نے خود فیصلہ کر دیا۔ کہ اگر کسی نبی کی دوبارہ آمد کا انتظار ہو۔ تو اسطرح پورا ہوا کرتا ہے۔ جسطرح الیاس کا آنا۔ یوحنا (یحییٰ) نبی کے وجود سے ظہور میں آیا ہے۔ انجیل شریف میں یہ قصہ بے فائدہ درج نہیں کیا گیا۔ اس سے ایک غرض خاص ہے۔ اور وہ غرض یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنی دوبارہ آمد کے طرز و طریق کو بتلا رہے ہیں۔ تاکہ آئندہ کے لوگ ٹھوکر نہ کھائیں۔ اور اگر حضرت مسیح نے جس سنت الٰہیہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ غلط ہے تو پہلی آمد بھی مشتبہ ہو جائیگی۔

و۔ مگر مسیح نے کہدیا۔ کہ میں خود آؤنگا۔

ص۔ یہی سوال تو یہود کا بھی تھا۔ کہ ہماری کتاب میں یہ نہیں لکھا۔ کہ کوئی شخص الیاس کی مانند آئیگا۔ بلکہ وہاں خود الیاس کا آنا لکھا ہے۔ اور یہ ضرور نہیں۔ کہ آپ بھی اس شکل اور صورت میں لازماً آوے۔ جو آپ کے ذہن میں ہے۔ پنجاب میں ایک بزرگ مرزا غلام احمد صاحب گذرے ہیں۔ انھوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

و۔ او! میں جانتا ہوں۔ احمدیہ موومنٹ؟ کیا آپ اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں؟

ص۔ ہاں میں احمدی ہوں۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتا ہوں۔

و۔ بہت دلچسپی کی بات! آپ یہاں کب سے ہیں؟ کتنی مدت اور قیام ہے

ص۔ ایک ماہ سے زیادہ ہوا جب پہلے یہاں آیا۔ مگر متواتر یہاں نہیں رہا۔ اب ایک ماہ سے زائد رہوں گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

و۔ اچھا یہاں سے ہم گاڑی پر سوار ہونگے پھر ملاقات ہو گی۔ گڈ نائیٹ آپ کہاں رہتے ہیں؟

ص۔ میرا مکان نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ میں ہے۔ ضرور آپ سے ملوں گا۔ گڈ نائیٹ۔ امید ہے کہ ان واعظین کی آئندہ ملاقات بھی مفید نتائج پیدا کریگی۔

ایک بنگالی نوجوان کیساتھ جو کہ ایک کالج میں لاجک کے پروفیسر ہیں۔ تھوڑی سی گفتگو راستہ میں ہوئی۔ میرا ایڈریس لے گئے ہیں کہ مکان پر ملیں گے۔ علی ہذا القیاس اور بھی چند لوگوں کے ساتھ متفرق باتیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید واثق ہے کہ کلکتہ ایک دفعہ سلسلہ احمدیہ سے واقف ہو جائیگا۔ میں تاحال اپنا کام خاموشی آہستگی اور نرمی سے کر رہا ہوں اپنی طرف سے حتی الوسع کوئی ایسی بات پیش نہیں کیجاتی جس سے فتنہ اٹھنے کا خوف ہو۔ لیکن خدا کو ایسا منظور ہوا تو پھر وہی پاک ذات اپنی نصرت کے ساتھ فتح عطا کریگی۔ آج ایک آنکھ میں کچھ درد محسوس ہوتا ہے۔ درخواست دعا ہے۔

جیسا کہ حضور کو معلوم ہے جب میں قادیان سے نکلا۔ تو میری غرض اصلاح تھی۔ اور مکرمی اخویم میاں معراج الدین عمر صاحب میرے ساتھ تھے۔ اور یہ خیال تھا۔ کہ اس سارے سفر میں وہ میرے رفیق رہیں گے۔ میاں صاحب موصوف کی تجویز تھی۔ کہ اس سفر میں فرصت کے اوقات زبان فرنچ پڑھنے میں لگائے جائیں۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ الجن - بقیہ رکوع دوم

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایسی کامیابی بھی کسی نے نہیں دیکھی - چونکہ توحید پھیلانا ہی انبیاء کا سب سے بڑا کام تھا - اور آپ اس میں سب سے بڑھے ہوئے تھے - اسلئے آپ ہی سب انبیاء سے اعلےٰ اور اکمل ہیں - یوں تو آپ ہر ایک کام میں دوسرے انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں - لیکن چونکہ یہی ایک ایسا کام ہے - جس میں سب انبیاء مشترک ہیں - اس لئے میں نے اس وقت اسی کو پیش نظر رکھ کر آپ کی فضیلت اور بزرگی ثابت کی ہے - اس رکوع میں آپکے اسی کام کی طرف اشارہ ہے *

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول ان لوگوں کو کہہ دے - میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کی نہیں کرتا - اور میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں بناتا *

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا

ان کو کہہ دو کہ میں تمہارے لئے کسی ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوں - کیونکہ نفع اور نقصان پہنچانا میرے رب کا کام ہے اور میں اس کا ایک بندہ ہوں *

آجکل بعض فقراء جو دین سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں - جب کسی سے کچھ سوال کرتے ہیں اور وہ دینے سے انکار کرتا ہے تو بار ہا غصہ میں آکر کہدیتے ہیں کہ کر دوں تباہ؟ الٹا دوں چودہ طبق؟ ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ اگر تم چودہ طبق الٹا دو گے تو تم خود کہاں رہو گے - تم بھی تو ان میں ہی رہتے ہو - اس لئے تم بھی ساتھ ہی تباہ ہو جاؤ گے

سبحان اللہ! کیا ہی ادب ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں تو اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور کسی کو نہیں پکارتا - اور میں سوائے اس کے اور کسی کو پکار ہی کس طرح سکتا ہوں - اور تو اور رہا - انسان اپنی بڑائی ضرور چاہتا ہے ہر ایک قوم اپنے آپ کو دوسروں سے اعلےٰ خیال کرتی ہے - اگر چوہڑوں سے پوچھا جائے کہ تم اعلےٰ قوم ہو یا ادنےٰ - تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ ہم اعلےٰ ہیں - ایسے بہت سے واقعات ہوئے ہیں - ایک جگہ کا واقعہ ہے کہ ایک برہمن کسی خوبصورت چوہڑی پر عاشق ہو گیا اس نے اس کے رشتہ داروں کو شادی کا پیغام بھیجا تو انھوں نے جواب میں اس کو کہا کہ ہم کم ذاتوں کو لڑکی نہیں دے سکتے - لیکن اگر برہمنوں سے پوچھا جائے تو وہ تمام قوموں سے اپنے آپ کو اعلےٰ بتاتے ہیں - اسی طرح سادات کو اپنی عالی شرافت کا بڑا گھمنڈ ہے - پٹھان اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم بڑے فاتح ہیں - مغل کہتے ہیں کہ ہم آندھی کی طرح آئے - اور قوموں کو مفتوح بناتے رہے - قریش کہتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمقوم ہیں - غرضیکہ کوئی قوم دوسروں سے اپنے آپ کو ذلیل نہیں سمجھتی - پھر آدمیوں کو لو - ہر ایک شخص اپنے آپ کو دوسروں سے اعلےٰ ظاہر کرتا ہے *

دنیا میں سب سے اعلےٰ اور افضل تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے - اس لئے آپ جو کچھ بھی کہتے بجا تھا - لیکن آپ اپنی کمزوری کا کیا صاف اقرار کرتے ہیں کہ اے لوگو! سب سے پہلے میں اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں میری کوئی ہستی نہیں - فطرت انسانی کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اعلےٰ خیال کرے - لیکن خدا کے نیکوکار اور پاک بندے یہ نہیں کہتے کہ میں اعلےٰ ہوں - ایسا کہنے والے فرعون بے سامان ہوتے ہیں جو کہ ذلت اور خواری کا منہ دیکھتے ہیں *

یہ سب کچھ کہتا تو خدا ہے - لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کون واقف ہو سکتا ہے - تو اللہ تعالےٰ رسول کریم کو فرماتا ہے کہ تو یہ کہدے کہ میں کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں - یہ سب کچھ میرے اللہ کے ہی اختیار میں ہے میں تو اس کا ایک بندہ ہوں *

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ

تو کہہ - کہ اگر خدا مجھے سزا دے تو کیا کوئی مجھے بچا سکتا ہے - میری جائے پناہ تو صرف خدا تعالیٰ ہی ہے *

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ

میرا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کی رسالات کا پہنچا دینا ہے - اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں انکو لئے جہنم کی آگ ہے - جس میں وہ رہینگے *

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝

حتے کہ جب وہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ کون کمزور ہے بلحاظ مددگاروں کے اور کون کم ہے عدد میں - یعنی ان لوگوں کو اپنی طاقت اپنے مددگاروں اور اپنی تعداد پر گھمنڈ ہے - لیکن جب وہ موعود عذاب آئیگا - جس کا خدا تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے - تو انکو معلوم ہو جائیگا کہ ان میں سے کوئی ان کے کام نہ آئیگا اور باوجود مددگاروں اور تعداد کی کثرت اور زیادتی کے یہی لوگ کمزور اور تھوڑے نکلے *

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا

کہو میں نہیں جانتا - جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے پورا ہونے میں ڈھیل کر دیگا *

نبی ہمیشہ سچ ہی کہتا ہے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میرے اپنے

پاس تو کچھ ہے نہیں جس سے تمہارا مقابلہ کیا جائے۔ البتہ میرا مددگار بڑا زبردست اور کامل قدرت والا ہے۔ جو کہ میری مدد کرے گا۔ اور تم کو تباہ و برباد کر دیگا۔ تم کو اگرچہ اپنی فوجوں۔ جتھوں اور مالوں کا گھمنڈ ہے۔ لیکن ان سب کے مقابلہ میں میرا ایک مددگار ہی کافی ہے ❖

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ

ہاں میرا رب عالم الغیب ہے وہی جانتا ہے کہ تم پر جو عذاب آئیگا وہ کب آئے گا اور اس کا لانا نہ لانا اسی کے اختیار میں ہے میں تو تمہیں کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔ ہاں جس قدر میرا خدا مجھے بتا دے۔ اور وہ ہر ایک شخص کو اپنے غیب کی خبریں کہاں بتاتا ہے

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ

وہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔ سوائے ان بندوں کے جن کو وہ چن لیتا ہے اور وہ رسولوں میں سے ہوتا ہے اور جب اُسے غیب پر آگاہ کرتا ہے تو پھر اس کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ اس کی حفاظت کے لئے اس کے آگے پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے ❖

دنیا میں بادشاہوں کے ایلچی جب کسی بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو ان کے ہمراہ فوجیں اور جرنیل حفاظت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور بادشاہ ایلچی سے وہی سلوک کرتے ہیں جو کہ بادشاہ سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی طرف سے اس کا قائم مقام ہو کر جاتا ہے۔ کسی ایلچی کو کبھی ذلیل نہیں کیا جاتا۔ یہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ حتی کہ وحشی قوموں میں بھی پایا جاتا ہے کہ وہ بادشاہ کو تو قتل بھی کر دیتی ہیں لیکن ایلچی کی بڑی توقیر کرتی ہیں۔ اب بھی سلطنتوں کے معاہدات میں یہ بات داخل ہے کہ ایک دوسرے کے ایلچیوں کو صحیح وسلامت واپس کر دیا جایا کرے گا چنانچہ بڑی عزت اور احترام سے واپس کئے جاتے ہیں ❖

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ہمارے رسول آتے ہیں تو وہ بڑی شان وشوکت سے آتے ہیں اور ان کے لئے نشانات دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں۔ زلزلے آتے ہیں منکرین تباہ و برباد کئے جاتے ہیں۔ اور متبعین باعزت اور کامیاب ہوتے ہیں۔ انبیاء کے آگے پیچھے ملائکہ ہوتے ہیں جو کہ ان کی حفاظت کرتے ہیں ❖

یہاں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ رسول کے سوائے علم غیب کسی کو نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ بعض اوقات ہم کو بھی سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور کسی ہونے والے واقعہ کی پہلے سے اطلاع ہو جاتی ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف میں دو جگہ اس بات کا ذکر ہے کہ غیب کی خبریں کسی کو نہیں دی جاتیں اور ان دونو جگہ میں قومی تباہی کا ذکر ہے۔ پس ثابت ہؤا کہ ایسی خبریں جو قوموں کی تباہی کی ہوتی ہیں یا ان کا تعلق قوموں سے ہوتا ہے۔ وہ سوائے نبی کے اور کسی کو خدا تعالیٰ نہیں بتاتا کیونکہ قومیں نبیوں کے مقابلہ میں ہی ہؤا کرتی ہیں۔ اگر ایک پرہیزگار آدمی اپنے محلہ کی مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرے۔ اور لوگوں کو وعظ وتلقین کرے۔ تو اس کی مخالفت اس محلہ کے لوگ ہی کرینگے نہ کہ تمام شہر کے لوگ یا کوئی قوم۔ تو چونکہ سوائے نبیوں کے کسی کا قوموں سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو ایسی خبریں بھی نہیں دی جاتیں۔ ہاں اگر خدا تعالےٰ نمونے کے طور پر کوئی نشان اس سے ظاہر کروا دے تو الگ بات ہے ❖

ہمارے بعض علماء يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا کے یہ معنے کرتے ہیں کہ خدا انبیاء پر محاسب مقرر کر دیتا ہے تاکہ دیکھیں کہ آیا تبلیغ بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ لیکن میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح ایلچیوں کی عزت وتوقیر اور حفاظت کے لئے ان کے ساتھ فوجیں اور رسالے بھیجے جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے نبیوں کی حفاظت کے لئے نشانات اور فرشتے بھیجتا ہے۔ یہ ان کے آگے پیچھے شان وشوکت ہوتی ہے۔ اس لئے کسی کو مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی ❖

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝

انبیاء کی یہ شان وشوکت کیوں ہوتی ہے۔ اس لئے ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایلچی ذلیل ہو جائے۔ تو وہ بادشاہ بھی ذلیل ہو جاتا ہے۔ جس کا کہ وہ ایلچی ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر انبیاء کی شان وشوکت ظاہر نہ ہو۔ تو عوام کے دل سے اللہ تعالیٰ کی عظمت بھی اُٹھ جائے۔ اس لئے فرمایا کہ یہ نگہبان اس لئے ساتھ ہوتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ یہ بات ظاہر کر دے کہ ان انبیاء نے اپنے رب کی رسالات کو پہنچا دیا۔ یعنے باوجود لوگوں کی مخالفت کے جب وہ ملائکہ کی مدد سے کلام الٰہی پہنچا دیتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر ایک حجت ہوتی ہے کہ جس کے بندے باوجود کل دنیا کی مخالفت کے اس کا پیغام پہنچا دیتے ہیں وہ کیسا طاقتور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو ان کفار کے پاس جو کچھ بھی ہے اس سے خوب واقف ہے۔ اور اس نے ہر ایک چیز کو گن رکھا ہے۔ یعنے کوئی چیز اس کی سزا یا جزا سے بچ نہیں سکتی۔ اور ممکن نہیں کہ کوئی چیز اللہ تعالےٰ کے اندازے سے رہ جائے اور بھول جائے ❖

پارہ ۲۹۔ سورۃ المزّمّل رکوع ۱

۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جس قدر بڑا کام ہوتا ہے۔ اتنی ہی زیادہ اس کے لئے تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی آدمی سیر کو جاتا ہے۔ تو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ اپنے ساتھ بستر اور خوراک وغیرہ لے جائے۔ لیکن اگر زیادہ وقت اور لمبی سیر ہو تو بعض لوگ کھانے وغیرہ کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اور اگر کوئی لمبا سفر ہو تو تیاری میں بہت زیادہ احتیاط کی جاتی ہے۔ ایک طالب علم ماہواری۔ سہ ماہی۔ ششماہی اور سالانہ امتحانوں کے لئے تیاریاں کرتا ہے مگر ان میں فرق ہوتا ہے۔ ماہانہ تیاری کا اور رنگ ہوتا ہے۔ اور سالانہ کا اور ❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو سیدنا و مولانا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء کو دیا

ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصٰری والصّابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝

کوئی دنیا کا انسان اپنے پیاروں اور عزیزوں کو مصیبت اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ اگر دو آدمیوں میں خفیف سے خفیف بھی محبت یا تعلق ہو۔ تو ایک کی تکلیف کا اثر دوسرے پر ضرور پڑیگا۔ باپ اپنے بیٹے کو مصیبت میں دیکھ کر کبھی برداشت نہیں کرتا۔ کہ خود آرام سے بیٹھا رہے۔ اور اسی طرح بیٹا باپ کو تکلیف میں دیکھنا گوارا نہیں کرتا۔ بھائی بھائی کی تکلیف کو۔ دوست دوست کی تکلیف کو۔ بیوی خاوند کی تکلیف کو اور خاوند بیوی کی تکلیف کو دیکھ کر آرام سے نہیں بیٹھ سکتا۔ غرضکہ جن انسانوں کا آپس میں ذرا بھی تعلق ہوتا ہے۔ ان کو ایکدوسرے کی تکلیف دیکھ ضرور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت سے واقعات ایسے ہوئے ہیں۔ کہ گھر میں آگ لگ گئی ہے اور بچہ اندر ہے۔ تو باپ یا ماں نے آگ میں کود کر یا تو بچے کو بچا لیا ہے۔ یا خود بھی اس کے ساتھ جلکر کباب ہو گئی ہے۔ تو محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ جس کے ساتھ پیار اور محبت ہوتی ہے۔ اس کی ہر ایک تکلیف دور کرنے کے لئے اپنی جان تک قربان کر دی جاتی ہے۔ اور مصیبت کے وقت ہی کسی کے پیار کا پتہ لگتا ہے۔ یہ ایک عام شعر ہے۔ کہ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی ؎

بہت لوگ کہنے کو تو کہتے ہیں۔ کہ مجھے آپ سے بڑی محبت ہے لیکن موقع پر چھوڑ دیتے ہیں۔ حقیقی محبت اور پیار کا یہی ایک نشان ہے۔ کہ اگر ایک دوست کو کوئی تکلیف پہنچے۔ تو دوسرا دوست بھی اس تکلیف کو محسوس کرے۔ اور اس کے دور کرنے کی کوشش میں لگ جائے۔ اور اگر وہ اپنے دوست کو مصیبت میں دیکھ کر اس کی مدد تائید اور نصرت نہ کرے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو اس سے کوئی تعلق اور محبت نہیں ہے۔ تو جب ہم روزانہ انسانوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ ذرا ذرا سے تعلق کیوجہ سے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بچانے کیلئے جان بھی قربان کر دیتے ہیں۔ تو اگر کسی جماعت سے اللہ تعالیٰ کا تعلق ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہو۔ تو باوجود اس کے وہ مصیبت کی زندگی دنیا میں بسر کرتی ہو۔ اور خدا تعالیٰ اس کیلئے آرام کے سامان مہیا نہ کرتا ہو۔ اور تکالیف سے بچنے کے لئے ان کی مدد نہ کرتا ہو حالانکہ انسان تو کسی کی مدد کرتے ہوئے اپنی کوئی چیز کھو کر مدد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ تو اس سے بھی پاک ہے۔ کیونکہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کسی کو مصیبت سے بچایا ہو۔ اور خود مصیبت میں پڑ گیا ہو۔ یا خدا تعالیٰ نے کسی کو مال و دولت دی ہو۔ تو اس کا خزانہ خالی ہو گیا ہو۔ بائیبل میں یہ لکھا ہے۔ کہ خدا نے سات دنمیں زمین کو بنایا۔ اور پھر تھک گیا۔ لیکن اسلام کا یہ مسئلہ نہیں ہے تو جب خداوند تعالیٰ کے خزانہ میں کسی کو مالا مال کر دینے کی وجہ سے کمی نہیں آتی۔ اور کسی کو مصیبت سے بچانے کیوجہ سے اسے خود کچھ تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑتی۔ تو پھر اگر کسی جماعت یا گروہ سے اللہ تعالیٰ کا تعلق ہو۔ اور وہ مشکلات میں پڑی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ اس قوم کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس معیار کے ماتحت جب ہم تمام مذاہب کو پرکھتے ہیں۔ تو اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ یوں تو ہر ایک مذہب اس بات کا دعویدار ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ہم سے بڑا تعلق ہے۔ اور ہم سے بڑی محبت رکھتا ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے۔ اگر ایک ایسا شخص جسکا کسی دنیا کے مذہب سے تعلق نہیں۔ وہ تمام مذاہب سے علیحدہ ہو کر یہ سوال کرے۔ کہ میں کس مذہب کو اختیار کروں اور مجھے اس بات کا ثبوت دو۔ کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ تو صرف یہی ایک زندہ ثبوت اس کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ کہ جس مذہب کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت تمہیں شامل نظر آتی ہے وہی سچا ہے۔ اور جس کے ساتھ تائید نہیں۔ وہ جھوٹا ہے۔ اور اس کے سچا ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے کیونکہ جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرے۔ کہ فلاں حاکم سے میرا تعلق ہے تو اس کا ثبوت وہ یہ دیگا۔ کہ اگر اسے کوئی مصیبت یا تکلیف کا وقت آئے۔ تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ حاکم اس کو دکھ سے نہیں چھڑاتا۔ یا اس کے سر پر آئی ہوئی آفت کو دور کرنے میں اس کی مدد نہیں کرتا۔ تو اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر ایک شخص کو جب کوئی تکلیف پہنچے۔ تو فوراً اس ملک کا بادشاہ اس کی مدد کے لئے آمادہ ہو جائے۔ اور اگر اسے مالی مشکلات پیش آئیں۔ تو بادشاہ کے خزانے اس کے لئے کھول دئے جائیں گے۔ اور اگر اسے کوئی ذلیل کرنا چاہے۔ تو بادشاہ اس کی عزت قائم کر دے۔ تو کیا ان نشانات کو دیکھ کر بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ بادشاہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یا ایک شخص بادشاہی دربار میں ذلیل کیا جاتا ہو۔ لوگ اسے دکھ دیتے ہوں۔ لیکن بادشاہ کو کوئی پرواہ نہ ہو۔ تو کیا کوئی یہ بات مان سکتا ہے۔ کہ اس شخص کا تعلق بادشاہ سے ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی کہتا رہے۔ اسی معیار کو خدا تعالیٰ نے پیش کر کے فرمایا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مومن کہلاتے ہیں اور وہ جو یہودی اور نصاریٰ اور جو صابی کہلاتے ہیں۔ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے احکام کے ماتحت نیک عمل کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اس کی طرف سے بڑے بڑے اجر ملیں گے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے نہ کوئی خوف ہو گا۔ اور نہ انھیں کوئی حزن ہو گا۔

سچے مذہب کا معیار

تو اللہ تعالیٰ نے سچے مذہب کا یہ معیار فرمایا ہے۔ کہ قرآن ایک ایسے زمانہ میں اترا ہے۔ کہ جو اس کو مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب سچا ہے۔ اور یہودی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب سچا ہے۔ تو جب ہر ایک مذہب سچا ہونے کا ہی دعویٰ کرتا ہے۔ تو جو در حقیقت سچا مذہب ہے۔ اس کی دوسرے مذاہب پر کوئی فضیلت ہونی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی اس فضیلت کی دلیل بھی ہونی چاہیئے۔ پس سچے مذہب کی فضیلت کی یہ دلیل ہے۔ کہ اس پر چلنے والے عمل صالح کرنیوالے لوگ ہوں گے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے پیارے ہوں گے۔ اور ان کو بڑے بڑے انعام دیئے جائیں گے۔ اور ان کو کسی قسم کا خوف نہیں ہو گا۔ اگر انھیں پچھلی تکالیف کی وجہ سے کوئی حزن اور ملال ہو گا۔ تو ان پر ایسے انعام کئے جائیں گے۔ کہ وہ بھی بھول جائیں گے۔

اب اگر کسی مذہب والے کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے پیارے ہیں۔ اور ہم سے خدا تعالیٰ کا تعلق ہے۔ لیکن وہ خوف میں ہیں۔ تکالیف اٹھاتے ہیں۔ اور حزن میں مبتلا ہیں۔ تو وہ کبھی سچے مذہب کے پیرو نہیں ہو سکتے۔ لیکن جن لوگوں کو

انعام ملیں ۔ اور ان کے خوف و حزن دور ہو جائیں وہی سچے مذہب کے معتقد کہلا سکتے ہیں ؟

آنحضرت صلعم کی کامیابی

اب دیکھو کہ کس زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے آدمی تھے ۔ اور وہ کس حالت میں تھے ۔ بہت تھوڑے لوگ تھے ۔ جو کہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل سمجھے جاتے تھے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں لوگوں کے خیال میں وہ بے کار اور فضول تھے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں وہی بلند ہونے والے تھے ۔ ان کے مقابلہ میں یہودیوں ۔ عیسائیوں ۔ مجوسیوں اور کفار کی بڑی بڑی سلطنتیں تھیں ۔ یا ان کے جتھے تھے ۔ مگر باوجود اسقدر ملک اور طاقت رکھنے کے انہیں ذلیل اور خوار ہونا پڑا ۔ پہلے انہیں کوئی غم اور حزن نہ تھا ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر آکر وہ مختلف قسم کے خوف اور حزن میں مبتلا ہو گئے ۔ یہی باتیں ہوتی ہیں ۔ جو کہ کسی مذہب کو سچا ثابت کرتی ہیں ۔ کیونکہ انہی باتوں سے پتہ لگتا ہے ۔ کہ فلاں جماعت کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے ۔ اور فلاں کا نہیں ہے ۔

سچائی کی علامت

کسی مذہب کی سچائی کی یہ علامت ہمیشہ کے لئے قائم ہے ۔ کہ اگر اس کے پیروؤں سے خوف و حزن جاتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کے دروازے ان پر کھل جائیں ۔ تو وہ سچا ہے لیکن اگر وہ خوف و حزن میں مبتلا ہوں ۔ تو سمجھنا چاہئے کہ وہ جھوٹے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود نے مختلف کتابوں میں تحریر فرمایا ہے ۔ کہ آجکل مسلمان قسم قسم کے خوفوں اور حزنوں میں جو مبتلا ہیں ۔ تو اگر یہ سچے مسلمان ہوتے ۔ تو خدا تعالیٰ کیوں انھیں ذلیل کرتا ۔ اور کیوں یہ تباہ ہوتے چلے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس لئے وہ انہیں ان تکالیف سے نجات بھی نہیں دلاتا ۔

نصیحت

پس تم اپنے اعمال پر غور کرو ۔ اور حقیقت دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ان تعلقات میں کوئی کمی واقع ہو گئی ہے ۔ اور تمہیں خوف و حزن میں مبتلا ہونا پڑا ہے ۔ تو فوراً اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ۔ پس اگر تم کسی خوف یا حزن میں مبتلا ہو جاؤ ۔ تو فوراً اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ

دعا

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ۔ کہ ہم اپنے مضبوط تعلق پر قائم رہیں ۔ اور ہمارے خوف دور ہو کر ترقی کریں ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے نجات دے ۔ اور جس طرح اپنے پاک بندوں کی ہمیشہ تائید کرتا ہے ہماری بھی کرے ۔ (آمین ۔ ثم آمین)

خواتین کو نصیحت

ظل السلطان بھوپال میں کوئی خاتون رقمطراز ہے ۔ کہ جب گھر میں کھانے پینے کا انتظام اچھا نہ ہوگا ۔ اور مردوں کو کوئی چیز سلیقہ کی نہ ملے گی ۔ تو لامحالہ ان کو گھر سے اور گھر والوں سے الفت نہیں رہیگی ۔ اور وہ بازاری چیزیں یا بھٹیاری کی دکان یا ہوٹلوں کا کھانا پسند کریں گے ۔ جو یقینی گھر کی تباہی کا سامان ہے ۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ مرد جو دن بھر اسباب معشیت کے بہم پہنچانے میں مصروف رہتا ہے ۔ جسمانی و دماغی محنت کرتا ہے ۔ اور شام کو جب وہ گھر میں واپس آتا ہے ۔ تو اس کو گھر ایسی حالت میں نظر آتا ہے کہ کوئی چیز آرام دینے کی مہیا نہیں ہے ۔ کھانا جو اس کے سامنے لایا جاتا ہے ۔ نہ تو وہ خوش ذائقہ ہوتا ہے ۔ اور نہ اس میں نفاست و سلیقہ نظر آتا ہے ۔ بیوی کی پیشانی پر بل پڑے ہوئے ہیں ۔ چہرہ تمتما رہا ہے تو اس کے لئے گھر نمونہ دوزخ بن جائیگا ۔ پھر یا تو وہ صبر کر کے خاموش بیٹھ رہے گا ۔ یا سخت سست کہنے لگیگا ۔

اس میں شک نہیں ۔ کہ خانہ داری میں عورت کے لئے باورچی خانہ سب سے زیادہ ضروری چیز ہے ۔ خواہ کسی مذاق یا خیال یا مرتبہ کا آدمی ہو ۔ اس کی یہ خواہش ضرور ہوتی ہے ۔ کہ کھانا بامزہ اور آب و نمک سے درست ملے ۔ اس میں صفائی اور نفاست ہو ۔ اور اگر یہ باتیں نہیں ہیں ۔ تو مجبوراً بازار اور ہوٹلوں کے کھانے کو ترجیح دیگا ۔ اور یہی ترجیح گھر کی محبت کو اس کے دل سے زائل کرتی چلی جائے گی ۔

وہ عورت نہایت تعریف کے قابل ہے ۔ جو اپنے خاوند کے لئے اپنے ہاتھ سے سلیقہ و تمیز کے ساتھ کھانا تیار کر کے وقت پر پیش کرتی ہے ۔

نو مبائعین

(۱) عبد اللہ صاحب چوکیدار چک نمبر ۱۳۰ (لائلپور) (۲) اہلیہ صاحبہ سردار خاں صاحب مونگ (گجرات) (۳) اہلیہ صاحبہ میاں عظیم اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۔ (۴) محمد ظہور الحق خاں صاحب خلف غلام مصطفےٰ خاں صاحب سب انسپکٹر پٹھان کوٹ ۔ (۵) مسماۃ دولت بی بی اہلیہ کرم بخش صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۔ (۶) مسماۃ عمر بی بی اہلیہ عمر دین صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۔ (۷) مسماۃ حکومت بی بی بیوہ امید علی خاں صاحب ذیلدار کریام ۔ (۸) رمضان بخش صاحب چپراسی ۔ تحصیل نور پور ۔ کانگڑہ ۔ (۹) اہلیہ صاحبہ و دختر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب رسالہ نمبر ۵ جالندھر چھاؤنی ۔ (۱۰) الف خان صاحب حوالدار جموں ۔

(اڈیٹر ۔ یہ صاحب سیلاب کی پیشگوئی کی وجہ سے ایمان لائے)

درخواست بیعت

خلافت پر جو اعتراضات ہوتے ہیں ۔ مجھ کو سب معلوم ہو گئے لیکن میں شرح صدر سے بیعت کرنا اور انجمن کے تمام کاروبار کو ایک مطاع امام کے ماتحت سرانجام پانا ضروری خیال کرتا ہوں ۔ میں نے شرائط بیعت کو بھی بغور دیکھ کر منظور کر لیا ہے ۔ اس لئے عرض پرداز ہوں ۔ کہ میری بیعت قبول فرمائی جاوے ۔ اور اس وقت تک بیعت نہ کرنے کی معذرت مانگتا ہوں ۔ نیز اخبار الفضل میں اس کو شائع کرنے کا حکم صادر فرمایا جاوے

(بندہ سید عبد الرزاق احمدی ۔ حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ)

(نمبر ۲) الحمد للہ آج ۷ جولائی ۱۹۱۴ء کو سید محمد یوسف علی نبیرہ سید مولوی ڈپٹی محمد ذوالفقار علی و برادر زادہ مولانا مولوی محمود حسن دیوبندی نے مقام دیہہ نمبر ۵۳ میں مذہب حق کا اعلان کیا جس کے ہمراہی مسمی عالم علی ملازم نے بھی اس مذہب کو قبول کیا ۔ اس لئے بذریعہ خط جناب کے دست مبارک پر بیعت کرتے ہیں ۔ اور التماس کرتے ہیں ۔ کہ آنجناب ان کے حق میں دعا فرماویں ۔ اور اخبار میں بھی اشاعت کا حکم دیویں ۔ الفضل اس خط کے بابت ہمیں مزید تفصیل کی ضرورت ہے ۔ خط لکھنے والے صاحب اپنے پورے پتہ سے اطلاع دیں ۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بڑی مدت سے بیمار ہے اس لئے درخواست برائے دعا درج فرما کر خاکسار کو مشکور فرماویں ۔ (محمد امین ملازم ریلوے لاہور)

جنازہ غائب

میری لڑکی عزیز فاطمہ مرحوم دار الامان کی حاضری کا شوق دل میں لئے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ تمام جماعتیں جنازہ پڑھ دیں ۔ (شرافت اللہ عفی عنہ از شاہجہان پور)

شیخ عبد القادر صاحب ناظر مدت سے بیمار ہیں ۔ احباب سے درخواست دعا ہے ۔